اللہ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اس کی نصرت کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں

زکوٰۃ انڈیا

زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کا مجلہ

فرمان الٰہی

یتیم پر سختی نہ کرو اور سوال کرنے والے کو جھڑکو نہیں (القرآن: ۹۴:۱۰)

ارشاد رسالت

مسلمانوں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو۔ (ابن ماجہ)

وقف بل میں ابھی بھی کچھ ترمیمات ضروری ہیں

وقف ترمیمی بل ۲۰۱۰ کافی حیل و حجت کے بعد راجیہ سبھا میں بالآخر ۱۹ اگست ۲۰۱۳ء کو پاس ہوگیا۔ اس سے پہلے یہ بل مسلم قائدین اور راجیہ سبھا کے مسلم اراکین کی مخالفت کی وجہ سے سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کردیا گیا تھا۔ سلیکٹ کمیٹی نے اس کا مطالعہ کرکے اصل ایشوز کو سمجھنے کی کوشش کی اور مسلمانوں کے اس مطالبے پر غور کیا کہ بل میں وقف سے متعلق سچر کمیٹی اور جسٹس مشرا کمیشن کی سفارشات کو شامل کیا جائے جو بہت اہم اور متوازن ہیں اور وقف قانون کو موثر بنانے کے لئے ضروری ہیں۔ چنانچہ سلیکٹ کمیٹی کی تجاویز کی روشنی میں اقلیتی امور کی وزارت نے بل میں کافی کچھ ترمیمات متعارف کرائی ہیں اور سچر کمیٹی و مشرا کمیشن کی متعدد تجاویز کو اس بل میں شامل کیا ہے جسے اب قانون کی حیثیت مل چکی ہے۔ تاہم ابھی بھی کئی اہم تجاویز اس میں شامل ہونا باقی ہیں اور کچھ اہم نکات کو صحیح تر انداز سے درج کرنے کی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کی طرف زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کے صدر جناب ڈاکٹر سید ظفر محمود صاحب نے حکومت اور اراکین پارلیمنٹ کو میڈیا کے ذریعہ بروقت خبردار کیا ہے۔ حکومت سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ ان اہم نکات پر ذمہ داری کے ساتھ غور کرے گی اور وقف رولس و محکمہ جاتی ہدایات کے ذریعہ یہ کمیاں پوری کرے گی جس سے کہ وقف املاک کے تحفظ اور فروغ کی راہ پوری طرح واضح اور آسان ہوجائے۔ جناب ڈاکٹر ظفر محمود صاحب کے ذریعہ اٹھائے گئے نکات حسب ذیل ہیں۔ بقیہ صفحہ ۴ پر۔۔۔

وضاحتی نوٹ

(الف) لیز: توثیق (Ratification)

جے پی سی یا سچر کمیٹی میں سے کسی کے بھی ذریعہ سفارش نہ کئے جانے کے باوجود نئے قانون میں ایک سال یا اس سے زائد عرصہ کی کسی بھی لیز تجویز کو وقف بورڈ کے ذریعہ حکومت کی منظوری کے لئے بھیجنے کا التزام کیا گیا ہے۔ اس طرح لیز پر دینے کا عمل وقف بورڈ کے اختیارات کو کم کرکے پوری طرح حکومت کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ یہ بات مختلف مذاہب سے منسلک مذہبی مقامات کے سلسلے میں ملک میں رائج معیاری طریقوں کے صریحاً خلاف ہے۔ اس مجوزہ التزام کو نئے قانون سے حذف کئے جانے کی ضرورت ہے۔ فی الحال اس کے لئے وقف رولس اور محکمہ جاتی ہدایات سے کام چلایا جاسکتا ہے۔

الف (۲) کرایہ داری کا معروف مارکیٹ ریٹ

سچر کمیٹی اور جے پی سی دونوں نے سفارش کی کہ وقف املاک کو کرایہ داری کی رائج بازاری شرح سے کم پر لیز پر نہیں دیا جاسکتا ہے۔ اس سفارش کا وقف قانون میں باقاعدہ طریقہ سے التزام کئے جانے کی ضرورت ہے، لیکن ایسا نہیں کیا گیا ہے۔ یہ کوتاہی وقف املاک سے ہر سال حاصل ہوسکنے والے ہزاروں کروڑ روپے کے خسارے کا باعث ہوگی۔

ب۔ سکریٹری برائے سینٹرل وقف کاؤنسل کی غیر واضح پوزیشن: سچر کمیٹی کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے بل میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ ریاستی وقف بورڈوں کے سی ای او کا عہدہ جاتی مرتبہ کم سے کم ریاستی حکومت کے ڈپٹی سکریٹری کا ہوگا۔ جب کہ دوسری طرف بل میں ریگولیٹری پاورس سینٹرل وقف کاؤنسل کو دی گئی ہیں جس سے وہ ریاستی وقف بورڈوں کی کارکردگی پر نظر رکھ سکے گی۔ تاہم سینٹرل وقف کاؤنسل کے سکریٹری کے عہدہ جاتی مرتبہ کی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ اس وجہ سے اس بات کا قوی امکان ہے کہ وقف کاؤنسل کا سکریٹری بعض اوقات ریاستی وقف بورڈوں کے سی ای او سے بھی کم رتبہ کا ہو۔ ایسی صورت میں یقیناً دشواریاں پیدا ہوں گی۔ اس ناہمواری کو درست کرنے کے لئے سچر کمیٹی نے سفارش کی تھی کہ سینٹرل وقف کاؤنسل کے سکریٹری کا رتبہ کم سے کم حکومت ہند کے جوائنٹ سکریٹری کا ہو۔ لیکن نئے قانون میں سکریٹری کے رتبہ کا کوئی ذکر ہی نہیں ہے۔ چنانچہ اب یہ ترمیم کرنے کے لئے کہ وقف کاؤنسل کا سکریٹری کم سے کم حکومت ہند کی جوائنٹ سکریٹری سطح کا افسر ہوگا، وقف رولس اور محکمہ جاتی ہدایات کا سہارا لیا جانا چاہئے۔ تبھی وہ ریاستی وقف بورڈوں کے سی ای او کی نگرانی موثر طریقہ سے کرنے کا اہل ہوگا۔

اداریہ

خطرات سے حفاظت کے لئے منصوبہ بندی کی ضرورت

منصوبہ بندی انسان کے شعور کا ایک لازمی تقاضہ ہے۔ اگر افراد یا افراد کی کسی جماعت کے پاس اپنے معاملات و مسائل کے سلسلے میں کوئی منصوبہ نہیں ہے تو یہ ان کی بے شعوری اور عقل وخرد سے محرومی ہے۔ اور اس محرومی کا قصور وار وہ فرد یا معاشرہ خود ہی ہوتا ہے، اس کے لئے کسی اور کو الزام دینا بے معنی اور بے مطلب بات ہے۔

اس گونا گوں کائینات میں پیدا ہونے والی ہر مخلوق کی فطرت میں اللہ نے یہ داعیہ رکھا ہے کہ وہ جینے اور زندہ رہنے کی کوشش کرے اور اپنی ہستی کے لئے خطرہ بننے والی ہر چیز سے محفوظ رہنے کی سعی کرے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سی مخلوقات کو ایک دوسرے کا مقابل اور مخالف بھی بنایا ہے اور کسی کی زندگی کا انحصار کسی کی موت پر رکھا ہے۔ مثال کے طور پر پسو اور کھٹمل جیسے کیڑوں کو چوہے کھا لیتے ہیں، چوہوں کو بلیاں کھا لیتی ہیں، بلیوں کو کتے پھاڑ دیتے ہیں، کتوں کو جنگلی جانور نہیں چھوڑتے...وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح مخلوقات میں ایک دوسرے کی جان کو خطرہ بننے کی یہ جبلت اور خود کو خطرہ سے محفوظ رکھنے کی کوشش کا یہ داعیہ اس فطرت کا حصہ ہے جس پر اللہ نے اس کائینات کو بنایا ہے۔

اشرف المخلوقات قرار دئے جانے والے حضرت انساں کی جبلت میں بھی یہ چیز موجود ہے کہ وہ دوسری مخلوقات تو درکنار خود اپنے ہم جنس کے لئے خطرہ بننے کی قوت اور رجحان رکھتا ہے۔ لیکن انسان کے لئے اللہ نے یہ شرف امتیاز بھی رکھا ہے کہ وہ اپنی قوت اور رجحان کے منفی پہلوؤں پر قابو پانے کی کوشش بھی کر سکتا ہے، اور اگر وہ یہ کوشش کرتا ہے تو وہ مہذب، بااخلاق اور باضمیر کہلاتا ہے۔ تہذیب، اخلاق، اور ضمیر کو بیدار کرنے کی کوشش، جسے ہم تعلیم کہتے ہیں، نے انسان کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اتنا ترقی یافتہ کر دیا ہے کہ مخلوقات پر بلاوجہ تشدد کرنے کو انسانی دنیا میں اب گوارا اور پسند نہیں کیا جاتا بلکہ عدم تشدد، امن وسکون و تحفظ و خیر خواہی جیسے دعوے اور نعرے انسانوں کے اجتماعی شعور کا حصہ بن گئے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اپنے اعمال کی باز پرس کئے جانے کا کوئی خوف نہ ہونے کی وجہ سے انسان اپنے مفادات اور اشتعال نفس کو تسکین دینے کے لئے اپنے شعور اور ضمیر کی آواز کو درکنار کر کے انفرادی یا اجتماعی دائرے میں دوسروں پر تشدد کرتا ہے اور تشدد میں اس حد تک بھی بڑھ جاتا ہے کہ وہ قرآن کے الفاظ میں ''اسفل السافلین'' بن جاتا ہے۔

انسانی معاشرے کے مختلف گروہ تشدد پسندی اور اسفل السافلین ہونے کی اس خصلت خبیثہ سے باہم دوچار ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن زمانہ حال میں امت مسلمہ وہ ایک مخصوص گروہ ہے جسے تمام غیر قوموں کے شریر النفس اور خبیث العمل لوگوں نے اپنی خصلتِ خبیثہ کے لئے ایک مشترک نشانہ بنا لیا ہے۔ امن و آشتی اور عدم تشدد کی ساری باتیں اور آوازیں اس خصلتِ خبیثہ پر قابو پانے میں ناکام ہیں کیوں کہ ان کا شعورِ انسانی ان کی جبلتِ حیوانی کے مقابلے بہت کمزور ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے شعورِ انسانی کو پختہ اور مضبوط کرنے والی چیز یعنی ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت ان کے پاس نہیں ہے۔

مسلمانوں کو اس صورتِ حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک موثر، مستقل اور مضبوط منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ اس منصوبہ بندی کا ایک پہلو ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت سے محروم لوگوں کے شعورِ انسانی کو ایمان سے جوڑنا ہے اور دوسرا پہلو ان کی جبلتِ حیوانی سے درپیش مستقل خطرے کو بے اثر اور زائل کرنے کے لئے وَاَعِدّوا لَھُم ما استَطَعتُم مِن قُوّۃ (اپنے دشمنوں کے لئے حتی الامکان قوت سے لیس رہو) کے قرآنی حکم کو پورا کرنا ہے۔

شعر حکمت

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات
علامہ اقبالؒ

زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کا مجلّہ
زکوٰۃ انڈیا
Zakat India
Periodical Bulletin of Zakat Foundation of India
جلد نمبر ۴ جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

CHIEF EDITOR	چیف ایڈیٹر
Dr. Syed Zafar Mahmood	ڈاکٹر سید ظفر محمود
ADVISORY COUNCIL	مجلس مشاورت
Mufti Fuzail-ur-Rahman Usmani	مفتی فضیل الرحمن ہلال عثمانی
Maulana Abu-Talib Rahmani	مولانا ابو طالب رحمانی
S.M. Shakil	ایس ایم شکیل
Asrar Ahmed	اسرار احمد
Anisur Rahman	انیس الرحمن
Qayamuddin	قیام الدین
Irfan Baig	عرفان بیگ
Mumtaz Najmi	ممتاز نجمی
Mufti Dr. M.Adil Jamal	مفتی ڈاکٹر عادل جمال
Kamal Akhtar	کمال اختر
Shamimuddin	شمیم الدین
Shabahat Hussain	شباہت حسین
EDITOR	ایڈیٹر
Adeel Akhtar	عدیل اختر

Address for Correspondence
Zakat India
A-11, Khajoori Road, Jogabai Extension
Batla House, Jamia Nagar
New Delhi - 110025, PH. 011-26982781
E-mail : info@zakatindia.org
Website : www.zakatindia.org
Mobile : 09810140615

ملی مسائل اور سرکاری تغافل: ہماری کارگزاری اور ہمارا ووٹ

مسلمانوں کو مسلسل نیچا دکھانے کے ایجنڈے کے تحت آج کی مغربی دنیا نے ایک نئی اصطلاح نکالی ہے' جہادازم' (Jihadism) یعنی جہاد میں یقین رکھنا اور اس پر عمل پیرا ہونا۔ گویا کہ جہاد کوئی بہت ہی خراب شئے ہے اور اس سے دنیا کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اگر بالفرض کچھ غیر تربیت یافتہ مسلم نوجوان کچھ ایسے حملوں کو انجام دینے کے مرتکب ہوتے ہیں جن میں معصوم جانیں تلف ہوتی ہیں تو اسے اسلام کی مذہبی اصطلاح جہاد کہہ کر خود جہاد کو ایک کریہہ عمل بنانے کی کوئی تک نہیں ہے۔ جس طرح جنرل ریٹکو ملاڈک (Gen. Ratco Miladic) نے سربرینکا میں سرکاری ریکارڈ کے مطابق 7,500 مسلمانوں کا قتل عام کیا یا ناتھورام گوڈسے نے بابائے قوم مہاتما گاندھی کو گولی مار کر ہلاک کیا، لیکن ان غیر انسانی اور صریحاً دہشت گردانہ کارروائیوں کو مذہب سے جوڑ کر نہیں دیکھا گیا۔ مگر گزشتہ بیس پچیس سال سے مغرب اسلام کے لئے معاندانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہے اور اسی رویہ کی وجہ سے میڈیا میں جہادازم کا بے موقع اور بے محابہ استعمال کر کے ایک تیر سے دو شکار کئے جا رہے ہیں: مسلمان بھی بدنام اور اسلام بھی بدنام۔ اس طرح تیار کی ہوئی پچ (Pitch) پر مسلم ممالک کے تیل کے خزانوں پر اپنی بالا دستی قائم کرنے کا کھیل آسان ہو جاتا ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ ہندستانی میڈیا بھی اس کھیل کا حصہ بنا ہوا ہے اور مغرب کی سازش سے خود کو الگ نہیں رکھتا۔

دوسری طرف شدت پسندی کے واقعات سے نمٹنے کے لئے سارا زور اس بات پر رہتا ہے کہ جب حادثہ رونما ہو جائے تو پھر کیا کیا جائے۔ مثلاً حال ہی میں خبر آئی ہے کہ دماغی واعصابی صحت سے متعلق سائنس کا ہندستانی ادارہ (National Institute of Mental Health & Neuro Sciences - NIMHANS) اب شدت پسندی کے ملزموں سے پوچھ تاچھ کے لئے سی بی آئی کے افسروں کو ٹریننگ دے گا۔ جرم ہو جانے کے بعد تفتیش تو بلاشبہ ایک لازمی امر ہے اور تفتیش کرنے میں کوئی کسر بھی نہیں چھوڑنی چاہئے، جرم ثابت ہونے پر معقول سزا بھی دی جانی ضروری ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ یہ تحقیق کرنا بھی ضروری سمجھا جائے کہ آج شدت پسندی میں ملوث پایا گیا کوئی نوجوان ۲۵ سال پہلے جب پیدا ہوا تھا، اور اس وقت یقیناً وہ ایک کورا کاغذ تھا، تب سے آج تک اس کے پرورش پاتے ذہن پر وہ کیا ہیجان خیز اثرات پڑے جن کے نتیجہ میں وہ آج اپنی جان بھی داؤں پر لگانے کو آمادہ ہو گیا۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ہونے والے واقعات میں ملوث ایسے افراد کی ذہنی کیفیت کا تجزیہ کرنے کے بعد جو معلومات حاصل ہوں ان کی روشنی میں یہ طے کیا جائے کہ متعلقہ ممالک کی پالیسیوں میں کن تبدیلیوں کی ضرورت ہے جن سے آئندہ شدت پسندی کے فروغ کو روکنے میں مدد مل سکے۔ اگر یہ عمل انجام نہیں دیا جائے گا تو اس کا مطلب یہی ہوگا کہ ڈاکٹر تشخیص کر کے بیماری کی جڑ تک پہنچنا ہی نہیں چاہتا بلکہ صرف اوپری مرہم پٹی سے کام چلا لینا چاہتا ہے کیوں کہ اس کا کوئی مفاد اسی میں پوشیدہ ہے۔

اس پس منظر میں ہم اپنے ملک عزیز کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ سچر کمیٹی اور مشرا کمیشن کے ذریعہ ملت اسلامیہ ہند کی خراب ترین اقتصادی، تعلیمی و سماجی حالت ۲۰۰۵ سے ۲۰۰۹ کے وقفہ میں دستاویزی طور پر ثبت ہو جانے کے باوجود حکومت نے ان رپورٹوں میں کی گئی اہم سفارشات کو ۲۰۰۹ تا ۲۰۱۳ کے وقفہ میں بالائے طاق رکھتے ہوئے چند سطحی قسم کے معاملوں پر ہی توجہ دی اور اس طرح مسلمانوں کے زخموں پر نمک چھڑکنے کا کام کرتی رہی۔ حکومت کے ذریعہ نظرانداز کی جانے والی اہم سفارشات یہ ہیں: مسلم غلبہ والے انتخابی حلقوں کو ریزرویشن کی بندش سے آزاد کرنے کے لئے نئے حد بندی کمیشن کا قیام، شیڈولڈ کاسٹ کی تعریف سے متعلق ۱۹۵۰ کے صدارتی حکم نامہ سے مذہب کی شرط کو ہٹانے کے لئے پارلیمنٹ میں قرارداد لانا، وقف بل میں سچر کمیٹی و جے پی سی کی تمام سفارشوں کو شامل کرنا، وقف املاک پر سے حکومت کے ناجائز قبضے ہٹانے کے لئے یقینی اقدام کرنا، اہم سرکاری عہدوں پر مسلمانوں کی تقرری کے لئے پالیسی بنانا، مسلم علاقوں کے لئے ترقیاتی اسکیمیں بنانے اور انہیں نافذ کرنے کے لئے دیہی علاقوں میں گاؤں کو اور شہری علاقوں میں وارڈ کو اکائی بنانا، اقلیتوں کے لئے کئے جانے والے ریزرویشن میں مسلمانوں کے لئے دو تہائی حصہ مختص کرنا، بجٹ میں شیڈولڈ کاسٹ کی طرز پر مسلمانوں کے لئے خصوصی بجٹ مختص کرنا، دہشت گردی کے الزام میں ملوث افراد کے مقدموں کی تیز تر سنوائی کے لئے فاسٹ ٹریک عدالتیں قائم کرنا، عدلیہ کے ذریعہ بے قصور قرار دئے گئے اور دہشت گردی کے الزام سے بری کئے گئے افراد کو ۵۰ لاکھ روپے کا ہرجانہ دینا، بینکوں کو غیر سودی مالیات کا نظم کرنے کی اجازت دینے سے متعلق رگھورام راجن کمیٹی کی سفارشوں کو ماننا وغیرہ۔ حکومت کو چاہئے کہ

ان تمام معاملوں میں سرکاری حکم نامہ فوراً جاری کرے تاکہ ہندستانی مسلمانوں اور خصوصا نوجوانوں کو یہ اطمینان ہو کہ ان کے ساتھ برابری کا اور عادلانانہ برتاؤ کیا جارہا ہے۔

اگر مسلمانوں کے اوقاف کا معاملہ حکومت سے نہیں سنبھل رہا ہے تو اسے اس ذمہ داری سے خود کو الگ کر لینا چاہئے، جس طرح عیسائیوں اور سکھوں کے مذہبی معاملات سے وہ بالکل الگ رہتی ہے۔ اوقاف کے امور میں سرکاری مداخلت کا جواز صرف یہ بنتا ہے کہ ہندستان کا نظام حکمرانی آئینی اعتبار سے فلاح عامہ کے نظریہ پر ہے۔ لیکن چوں کہ حکومت کی مداخلت سے اوقاف اور مسلمانوں کے مفاد کو بظاہر نقصان پہنچ رہا ہے اس لئے سکھوں اور عیسائیوں والا ماڈل ہی شاید بہتر ہے۔ اس ایشو پر ملت کو غور وخوض کرنا چاہئے۔

۲۰۰۲ء میں پارلیمنٹ سے پاس کئے گئے مفت ولازمی تعلیم کے قانون Right of Children to Free & Compulsory Education کی دفعہ ۱۲ میں اسکولوں کو پابند کیا گیا ہے کہ تعلیمی طور پر خسارہ میں رہنے والے گروپوں کے بچے (Children belonging to educationally disadvantaged groups) کو مفت تعلیم فراہم کی جائے۔ اس طرح ان بچوں کے لئے تعلیم میں خودکار طریقہ سے ریزرویشن کا بندوبست ہوگیا۔ مگر قابل غور بات یہ ہے کہ سچر کمیٹی کی اس رپورٹ کے باوجود کہ تعلیمی میدان میں بھی مسلمان شیڈولڈ کاسٹ سے پیچھے ہیں، حق تعلیم قانون کی دفعہ ۲(۱) کے تحت مفت تعلیم کے قانون سے استفادہ کے حق دار بچہ کی تعریف میں شیڈولڈ کاسٹ کا تو ذکر ہے، لیکن مسلمان کا ذکر نہیں ہے۔ البتہ یہ گنجائش چھوڑی گئی ہے کہ حکومت پچھڑے پن کی بنیاد پر اس تعریف میں کسی بھی گروپ کو شامل کرسکتی ہے۔ لہذا اشد ضروری ہے کہ وزارت برائے فروغ انسانی وسائل فوراً آرڈر جاری کرکے اس اصطلاحی تعریف میں مسلمانوں کو بھی واضح طریقہ سے شامل کرے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ اس طرح کے ملی مسائل کی طرف بہت ہی کم افراد کی توجہ ہے۔ اور حکومت بھی اس بات کو خوب سمجھ رہی ہے کہ افراد ملت کی اکثریت اپنے اپنے انفرادی دھندے میں مشغول ہے اور ملی مسائل کی گہرائی میں جانا اور ان کے لئے زور دار طریقہ سے دعویٰ پیش کرنا بہت کم افراد کی ترجیح میں شامل ہے۔ حکومت یہ بھی سوچتی ہے کہ ملت نے اپنے بنیادی مسائل کو اپنے ووٹ سے اب تک نہیں جوڑا ہے۔ لیکن اب ہمیں حکومت کی اس سوچ کو غلط ثابت کرنا ہوگا۔ ہم اکیسویں صدی میں جینے والے لوگ ہیں اور ملت محمدیہؐ کے سپاہی ہیں۔ ہمیں ۱۰۰ برس بعد کے افراد ملت کی فلاح کی اتنی ہی فکر کرنے کی ضرورت ہے جتنی آج ہمیں خود اپنی فکر ہے۔ ہمیں اپنی سوچ میں بس تھوڑی سے تبدیلی لانی ہوگی، اور وہ یہ کہ ملت کی فکر کو اپنی ترجیحات کے دائرے کی باہری سطح سے نکال کر دائرے کے مرکز میں لانا ہوگا۔ علامہ اقبال کہتے ہیں کہ ہر انسان کے اندر جو خدائی چنگاری ہے اس کو اگر گوشت پوست کے گہرے تاریک پردے کے پیچھے چھپا کر ہی رکھا جائے تو انسان کی روحانی جسارت مدھم پڑ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے مومن کی طرف سے اپنی توجہ ہٹا لیتے ہیں جو اپنی روح کو ملت کے تئیں ہوش مند، باشعور، مستعد اور کارگذار بنا کر نہ رکھے۔

بہ آں مومن خدا کارے ندارد
کہ در تن جان بیدارے ندارد

صفحہ ۱ کا بقیہ وقف بل میں ابھی بھی کچھ ترمیمات ضروری ھیں۔

(۱)۔ کوئی بھی لیز یا سب لیز رائج الوقت مارکیٹ ریٹ کے علاوہ کرایہ پر نہیں تفویض کی جائے گی۔

(۲)۔ سینٹرل وقف کاؤنسل کا ایک کل وقتی سکریٹری ہوگا، جو مسلمان ہوگا اور اس کی تقرری مرکزی حکومت کاؤنسل کے ذریعہ تجویز کئے گئے تین ناموں کے پینل میں سے کریگی جس کے لئے سرکاری گزٹ میں نوٹی فکیشن جاری کیا جائے گا۔ سکریٹری کا رتبہ حکومت ہند کے جوائنٹ سکریٹری سے کم نہ ہوگا، اور اس رتبہ کا مسلمان افسر دستیاب نہ ہونے کی صورت میں مساوی رتبہ والا کوئی مسلم افسر ڈیپوٹیشن پر بلا کر مقرر کیا جائے گا۔ سکریٹری کے اختیارات اور ذمہ داریوں کی وضاحت سینٹرل وقف کاؤنسل کے ضابطوں میں کی جائے گی۔

یہ گھڑی محشر کی ہے، تو عرصۂ محشر میں ہے
پیش کر غافل عمل، کوئی اگر دفتر میں ہے
(فکر اقبالؒ)

زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کے شعبہ Propagation of Scriptural & Prophetic Traditions کی طرف سے "سفل جیون کا منتر" (ہندی)، "خطبات جمعہ" اور "قرآن کریم کی بیسک ریڈر" وغیرہ اصلاحی اور تبلیغی کتابیں سماجی خدمت گاروں کو مفت ارسال کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھ کر ان کتابوں کو منگا سکتے ہیں۔

P.S.P.T.

HAPPY HOME

A-11, Khajoori Road, Jogabai Extension
Batla House, Jamia Nagar
New Delhi - 110025, PH. 011-26982781

کامیاب زیڈ. ایف. آئی. فیلوز کو اعزازیہ

زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کے ذیلی ادارے سرسید کوچنگ اینڈ گائڈنس سینٹر کی نگرانی و سرپرستی میں کوچنگ کر کے سول سروسز امتحان ۲۰۱۲ء (جس کا نتیجہ مئی ۲۰۱۳ میں نکلا) میں کامیاب ہونے والے ''زیڈ ایف آئی فیلوز'' کو زکوٰۃ فاؤنڈیشن کی طرف سے ۳۰ اگست کی شام انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر میں اعزازیہ دیا گیا۔ اس باوقار تقریب کی صدارت جناب جسٹس راجندر سچر نے کی، جن کی سربراہی میں وزیر اعظم کی اعلی سطحی کمیٹی نے مسلمانوں کی تعلیمی، سماجی اور اقتصادی صورت حال پر وہ مشہور رپورٹ تیار کی ہے جسے سچر کمیٹی کہا جاتا ہے۔ سابق سفیر ہند جناب راجندر سچر کے علاوہ جناب عشرت عزیز، سابق سکریٹری حکومت ہند جناب ایچ کے خاں اور کئی دیگر موجودہ و سابق بیوروکریٹس بھی اس تقریب کے مہمانان خاص میں شامل تھے۔

زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کے صدر جناب ڈاکٹر سید ظفر محمود اور انٹر فیتھ کولیشن فار پیس کے جنرل سکریٹری فادر پیکیم سیموئل نے اس تقریب کی میزبانی کی۔

اس موقع پر ڈاکٹر سید ظفر محمود صاحب نے حکومت کی مشینری میں مسلمانوں کی انتہائی کم تعداد کے اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ سول سروس کے امتحان میں مسلمان امیدواروں کی شرکت کا تناسب بہت ہی کم ہے۔ انھوں نے بتایا کہ ہر سال تقریباً 1000 امیدوار منتخب کئے جاتے ہیں جب کہ اس کے لئے لگ بھگ ساڑھے پانچ لاکھ امیدوار اپنی قسمت آزماتے ہیں۔ آبادی میں مسلمانوں کے تناسب کے سرکاری ریکارڈ 13.4% کے لحاظ سے ایک ہزار کامیاب امیدواروں میں مسلمانوں کی تعداد 134 ہونی چاہئے لیکن عام طور سے 32-30 مسلم امیدوار ہی مشکل سے منتخب ہو پاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امتحان میں شریک ہونے والے ساڑھے پانچ لاکھ لوگوں میں مسلمانوں کی تعداد 13.4 فی صد آبادی کے سرکاری ریکارڈ کے مطابق کم سے کم 73 ہزار ہونی چاہئے جب کہ صرف بارہ سے پندرہ سو مسلمان ہی اس امتحان میں شرکت کرتے ہیں۔ ڈاکٹر ظفر محمود صاحب نے کہا کہ اس سبب کو دور کرنا مسلمانوں کی اپنی ذمہ داری ہے اور اس کے لئے مسلمانوں کے تعلیم یافتہ اور خاص طور سے سرکاری ملازمتوں سے سبک دوش ہونے والے افراد کو اپنی یہ ذمہ داری محسوس کرنی چاہئے کہ وہ ملت کے طلباء کو اس طرف متوجہ بھی کریں اور ان کو رہنمائی اور مدد بھی فراہم کریں۔ جناب ڈاکٹر ظفر محمود صاحب نے بتایا کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے بانی سرسید نے اس چیز کی ضرورت 1883 میں ہی محسوس کر لی تھی اور اس وقت انھوں نے محمڈن سول سروسز فنڈ ایسوسی ایشن قائم کی تھی جس کے ذریعہ منتخب طلباء کو افراد ملت کے تعاون سے سول سروسز کے امتحان کی تیاری کے لئے لندن بھیجا جاتا تھا۔ انھوں نے بتایا کہ سرسید کے اس ویژن سے ترغیب پا کر ہی سرسید کوچنگ اینڈ گائڈنس سینٹر قائم کیا گیا ہے اور اس کے ذریعہ آج وہی کام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم اللہ سے اچھے نتائج کی امید پر کام کر رہے ہیں اور ہر قدم پر ہمیں اللہ کی تائید و نصرت نظر آتی ہے کیوں کہ ہمارا یقین اللہ کے اس وعدے پر ہے کہ اللہ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اس کی رضا کے لئے کام کرتے ہیں۔

سرٹی فکیٹ حاصل کرنے والے زیڈ ایف آئی فیلوز، اور اوپر داہنے سے: عشرت عزیز، ایچ. کے. خان، جسٹس سچر، ظفر محمود، فادر پیکیم سیموئل

حکومت ہند کے سابق سکریٹری جناب ایچ کے خاں نے اس موقع پر اپنے تاثرات ظاہر کرتے

ہوئے کہا کہ زکوٰۃ فاؤنڈیشن کی یہ کاوش دوررس نتائج کی حامل ہے، اس کے ثمرات واضح طور سے نظر آئیں گے۔ انھوں نے کہا کہ جو لوگ مختصر اور محدود پیمانے پر ہونے والے کاموں کو اہمیت نہیں دیتے وہ دراصل اس بات کو نہیں سمجھتے کہ ہزاروں میل کا سفر بھی ایک قدم سے ہی شروع ہوتا ہے۔ جب تک قدم نہیں اٹھایا جائے گا آگے بڑھنے کا سوال پیدا نہیں ہوگا۔ انھوں نے اس مشن میں زکوٰۃ فاؤنڈیشن کا ساتھ دینے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنی سطح سے ہر طرح کا تعاون دینے کے لئے تیار ہیں۔

سابق سفیر ہند جناب عشرت عزیز نے کہا کہ آج جو لوگ کامیاب ہو کر حکومت میں اعلیٰ عہدوں پر اپنی خدمات دینے جا رہے ہیں وہ جس عمل سے گزر کر اور جن امیدوں کی بنیاد پر ملت کی مدد سے اس مقام پر پہنچے ہیں ان کا تقاضہ ہے کہ وہ خود کو اس مشن کا حصہ بنائیں اور ہمیں امید ہے کہ یہ چیز از خود ہی ان کے اندر یقیناً پیدا ہوگی۔ وہ لوگ دوسروں کو آگے بڑھانے کا ذریعہ بنیں گے اور بیوروکریسی میں جن اصلاحات کی ضرورت ہے وہ اس میں معاون ہوں گے۔ جناب عشرت عزیز نے ڈاکٹر ظفر محمود کے اس مفروضہ سے اتفاق کیا کہ یہ یقین کسی بھی کام کے لئے بہت ضروری اور مفید ہے کہ ہم اگر ڈیڑھ اینٹ رکھ سکتے ہیں تو ڈیڑھ اینٹ ہی رکھیں گے اور باقی ساڑھے اٹھانوے اینٹیں اس عمل کی برکت سے فراہم ہو جائیں گی۔ جناب جسٹس راجندر سچر نے اس موقع پر اپنے تجربات دہراتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کی صورت حال پر رپورٹ تیار کرنے کے دوران جو صورت حال ہمارے سامنے آئی ہم نے اسے بغیر کسی لاگ لپیٹ کے حکومت کے سامنے رکھنے کی کوشش کی۔ مسلمانوں کی پسماندگی جگ ظاہر ہے اور ہماری کمیٹی کی رپورٹ آنے کے بعد یہ ایک سرکاری دستاویز کے طور پر ملک کے سامنے ہے۔ تاہم انھوں نے کہا کہ جب تک مسلم کمیونٹی خود آگے نہیں بڑھے گی، حکومت کی طرف سے کئے جانے والے اقدامات بھی کارگر نہیں ہوں گے۔ انھوں نے کہا کہ اس رپورٹ کی روشنی میں اگرچہ حکومت نے کچھ قدم اٹھائے ہیں لیکن کئی ایسے معاملے اور سفارشیں ہیں جو ابھی التوا میں ہیں۔ جسٹس سچر نے کامیاب زیڈ ایف آئی فیلوز کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ آپ منصب سنبھالنے کے بعد اپنی ذمہ داریاں یاد رکھیں تو یہی کمال کی بات ہوگی۔ انھوں نے کہا کہ لوگوں کی توقعات پر پورا اترنا ایک مشکل کام ہوتا ہے لیکن اس مشکل کو آپ عبور کر لیں تو آپ کے اوپر کی جانے والی محنت کارآمد ہوگی۔ انھوں نے زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کے سرسید کوچنگ اینڈ گائڈنس سینٹر کی افادیت کو تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ اس کے تحت کامیاب ہونے والے امیدواروں کا تناسب اطمینان بخش ہے۔ واضح رہے کہ اس مرتبہ بارہ زیڈ ایف آئی فیلوز سول سروس امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ان میں سے وہاں موجود سات فیلوز مسٹر حماد ظفر، مسٹر نوید ٹرمبو، مسٹر انیس سی، مسٹر ماجد خاں، مسٹر وسیم اکرم، مسٹر ربیع ہاشمی اور مسٹر جسٹن جوزف کو زکوٰۃ فاؤنڈیشن کی طرف سے جسٹس راجندر سچر نے زیڈ ایف آئی فیلو شپ کے سرٹی فکیٹ پیش کئے۔

کامیاب ہونے والے زیڈ ایف آئی فیلوز نے بھی اس موقع پر اپنے تاثرات پیش کئے اور یہ یقین دلایا کہ وہ بھی وسائل سے محروم لوگوں کو آگے بڑھانے میں اسی طرح مدد کریں گے۔ ان زیڈ ایف آئی فیلوز نے زکوٰۃ فاؤنڈیشن کے تئیں اپنی ممنونیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ زکوٰۃ فاؤنڈیشن کے ساتھ ایک کارکن کی طرح تعاون کرتے رہیں گے۔

اس پروگرام کی نظامت زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کے سکریٹری جناب عرفان بیگ نے کی اور دوسرے سکریٹری جناب ممتاز نجمی نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ تقریب میں انکم ٹیکس کمشنر مسٹر محسن عالم، دہلی کے جوائنٹ پولس کمشنر مسٹر نوید ممتاز، سابق آئی۔اے۔ایس۔ افسر مسٹر ظفر اقبال، سابق زیڈ۔ایف۔آئی۔ فیلو اور موجودہ اسسٹنٹ کمشنر سینٹرل ایکسائز مسٹر امین شیخ اور ٹائمس آف انڈیا کی صحافی راکھی چکرورتی اور سکینہ یوسف کے علاوہ زکوٰۃ فاؤنڈیشن کے ٹریزرار مسٹر قیام الدین اور دیگر معاونین موجود تھے۔ سول سروس 2013 کی تیاری کے لئے منتخب کئے گئے نئے زیڈ ایف آئی فیلوز بھی اس پروگرام میں شریک ہوئے۔ مختلف اخبارات اور چینلوں سے وابستہ صحافیوں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے جڑے سرکردہ لوگوں نے اس پروگرام میں شرکت کی۔

زکوٰۃ انڈیا کے قارئین سے گزارش ہے کہ پرچہ کے بارے میں اپنے تاثرات ہمیں بھیجتے رہیں۔
انشاءاللہ شامل اشاعت کئے جائیں گے۔

مظفر نگر میں زیڈ. ایف. آئی. کا ریلیف ورک

اگست کے آخری اور ستمبر کے پہلے ہفتہ میں اتر پردیش کے مظفر نگر اور اس کے آس پاس کے اضلاع میں فرقہ پرست تنظیموں نے مسلمانوں کے خلاف جو پرتشدد تحریک چلائی اور جس کے نتیجہ میں کئی درجن لوگ ہلاک، کئی سو زخمی اور نصف لاکھ آبادی بے گھر ہوئی اس نے مسلمانوں کی بے سروسامانی، عدم تحفظ اور سیاسی استحصال کو ایک بار پھر اجاگر کر دیا ہے اور اس حقیقت کو واضح کر دیا ہے کہ ملک میں مسلمان کہیں بھی محفوظ نہیں ہیں اور ان کے خلاف کبھی بھی اور کہیں بھی منظم پرتشدد تحریک کامیابی اور بے خوفی کے ساتھ چلائی جا سکتی ہے۔ اور یہ کہ مسلم تنظیموں اور قائدین کو ایسے حالات میں راحت وامداد کے لئے خود اپنے بل بوتے پر ہمیشہ تیار رہنا چاہئے کیوں کہ اجڑے اور بے خانماں برباد ہوئے مسلمانوں کو کھانا اور سایہ فراہم کرنے کے لئے بھی حکومت اور اس کی مشینری میں کوئی دل چسپی نظر نہیں آتی۔

مظفر نگر میں فساد کا دائرہ پھیلنے اور لوگوں کے بے گھر ہونے کی خبریں جیسے ہی آئیں زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا نے بھی اپنی ایک ٹیم متاثرہ علاقوں صورت حال کا براہ راست مشاہدہ کرنے اور فوری ضروری امداد فراہم کرنے کے لئے روانہ کی۔ اس ٹیم میں زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کے نائب صدر جناب اسرار احمد اور سکریٹریز جناب عرفان بیگ وممتاز نجمی شامل تھے۔ اس ٹیم نے ملک پور، عیسیٰ پور، کھرگاؤں، کاندھلہ، لیسر، کتبہ، کتبی، فگانہ وغیرہ گاؤوں کا دورہ کیا جس میں بڑی دردناک اور پریشان کن صورت حال ان کے سامنے آئی۔

ملک پور میں انھوں نے آٹھ، دس ہزار پناہ گزینوں کا پڑاؤ دیکھا جہاں تقریباً 1000 چھوٹے چھوٹے خیمے بنائے گئے تھے اور ایک ایک خیمہ میں پانچ تا دس لوگ سایہ حاصل کئے ہوئے تھے۔ ان کے نیچے کھلی زمین تھی، اسی پر وہ سو جاتے تھے۔ عورتوں کو کوئی آڑ بھی فراہم کرنا مشکل تھا حالانکہ ان میں حاملہ خواتین اور نو زائد بچوں کی مائیں بھی تھیں۔ زکوٰۃ فاؤنڈیشن کی ٹیم نے ان کے لئے چٹائیوں اور پردوں کا فوری طور پر انتظام کیا اور فوری ضرورت کی کچھ چیزیں انہیں فراہم کرائیں۔

زیڈ. ایف. آئی. کے میڈیکل ریلیف کیمپ میں علاج کرانے آئے لوگ

عیسیٰ پور اور کھرگان میں 1350 لوگ پناہ لئے ہوئے تھے۔ وہاں پینے کے پانی کا کوئی انتظام نہیں تھا لہٰذا فاؤنڈیشن کی ٹیم نے فوری طور پر بورنگ کرا کر کچھ ہنڈ پمپ وہاں لگوائے۔ انہیں مصلے، چٹائیاں اور لوٹے وغیرہ بھی لاکر دئے۔ کاندھلہ میں زیڈ ایف آئی کی ٹیم کو ۱۳ سال کی ایک لڑکی اپنے دو چھوٹے بھائیوں کے ساتھ ملی۔ ان کے والدین کھو گئے تھے۔ بے چارے ایک عمر رسیدہ بزرگ کی پناہ میں تھے جنھوں نے تین درجن سے زیادہ لوگوں کو اپنے گھر میں پناہ دے رکھی تھی اور ان کے کھانے پینے کا انتظام کرنے کے لئے گھر کی خواتین کا زیور کسی کو گروی دے کر اناج حاصل کیا تھا۔ زیڈ ایف آئی نے فساد کے شکار ایسے بے سہارا بچوں کو دہلی کے چپی ہوم میں رکھنے کے لئے پیش کش کی ہے۔

زیڈ ایف آئی کی ٹیم کو فگانہ، لیسر اور دوسرے کئی گاؤوں میں یہ دیکھنے کو ملا کہ وہاں فساد کی بڑی منصوبہ بند تیاری کی گئی تھی۔ مسلمانوں کو مارنے، لوٹنے اور جلانے کے لئے شرپسندوں نے کلہاڑے، گنڈاسے اور آریاں بوریوں میں بھر بھر کر بھیجی تھیں اور تیزاب کی بوتلیں بانٹی تھیں۔ مویشیوں پر تیزب ڈال ڈال کر انہیں جلایا گیا تھا۔

زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا نے فوری امداد کے کچھ ضروری کام کرنے کے علاوہ بازآبادکاری کے لئے منصوبہ بند ریلیف ورک کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ اسی کے ساتھ زکوٰۃ فاؤنڈیشن نے دوسری مسلم تنظیموں اور قائدین کے ساتھ مل کر اس فساد پر حکومت سے احتجاج کیا ہے اور فساد کو روکنے میں اتر پردیش حکومت کے ناکام رہنے پر حکومت کو برخاست کرنے اور ریاست میں صدر راج نافذ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

ضرورت مندوں کو کھانے پینے کی اشیا فراہم کرتے ہوئے زیڈ. ایف. آئی. کے نائب صدر (دوم) جناب اسرار احمد

ملت کی بھبود کے لئے زیڈ. ایف. آئی. کی کاوشیں

خلیج کے مشہور ہندستانی بزنس گروپ کے تحت کیرلا میں چلائے جارہے فلاحی ادارے بی.ایم.فاؤنڈیشن کے زیراہتمام دبئی میں ۱۹ دسمبر ۲۰۱۳ء کو چھ سو غیر مقیم ہندستانیوں سے مسلمانان ہند کی صورت حال پر خطاب کرتے ہوئے زیڈ.ایف.آئی.صدڈاکٹر سید ظفر محمود

چرچ آف نارتھ انڈیا دہلی کے ہیڈ آفس میں کئی مرکزی وزراء کی موجودگی میں شیڈیولڈ کاسٹ کی تعریف میں سے مذہب کی قید ہٹانے کے سلسلے میں سمپوزیم۔ ڈائس پر زیڈ.ایف.آئی.صدر

قومی سطح کے کئی مسلم رہنماؤں کے ساتھ ۱۶ ستمبر ۲۰۱۳ء کو وزیر اعظم سے مظفر نگر فسادات کے خلاف احتجاج درج کراتے ہوئے زیڈ.ایف.آئی.صد۔اس موقع پر ان کے ذریعہ اٹھائے گئے نکات کا ذکر ٹائمس آف انڈیا، دی ہندو اور ہندستان ٹائمس و دیگر قومی اخبارات میں نمایاں طور پر ہوا

کچھ تصویریں مظفر نگر سے

ان بزرگ نے اپنے گھر میں تقریباً ۱۵۰ لوگوں کو پناہ دی اور گھر کی خواتین کا زیور گروی رکھ کر ان کے کھانے پینے کا انتظام کیا

اپنے گھروں کے کھاتے پیتے یہ مسلمان فرقہ وارانہ دہشت گردی کے طوفان میں ایسے اجڑے کہ بھکاری جیسے بن کر رہ گئے

زیڈ ایف آئی کے سکریٹری مسٹر عرفان بیگ ان معصوموں کے ساتھ جنھیں اپنے والدین کا پتہ نہیں ہے

اجڑے ہوئے مسلمانوں کا ایک کیمپ تالاب کے کنارے

بری طرح زخمی ۹ سالہ بچی عذرا بنت آس محمد، ساکن موضع باوڑا، شاملی۔ دہلی میں زیر علاج ہے تصویر: زیڈ ایف آئی ۲۶ ستمبر ۲۰۱۳

آہ و زاری کرتی ایک مسلم خاتون اپنے یتیم ہو جانے والے بچوں کے ساتھ

Madarsa and other education. (Sachar Committee Report: Ministry of HRD, National Institute of Open Schooling and University Grants Commission]

14. Give option for interest-free finance in the banking sector. Implement the recommendations of the Planning Commission's Raghuram Rajan Committee on financial sector reforms. (Planning Commission)

15. Central Urdu Teachers Scheme: Follow up and get resolved its non-implementation in most of the states. (Ministry of HRD)

16. Establish Equal Opportunity Commission. Modalities were finalized by the Expert Committee four years ago. (Sachar Committee Report: Ministry of Minority Affairs)

17. Institute the Schemes for Incentives based on Diversity Index. Modalities were finalized by Expert Committee four years ago. (Sachar Committee Report: Ministry of Minority Affairs)

18. Involve Muslim beneficiary groups in the planning & oversight of the schemes & projects aimed at their welfare. (Cabinet Secretariat & Ministry of Minority Affairs)

19. Concentrate on benefiting the whole Muslim community, not only a few individuals.

Detailed documentation on these issues, often obtained under Right to Information Act, is available with the Zakat Foundation of India.

Lest the current UPA Government continues its 'mere lip-service' policy towards Muslims even during its last six months, we need not vote for it a third time and, instead, now begin putting our heads together for a non-UPA and non-BJP alternative.

ZFI's MUZAFFARNAGAR DIARY

The attached photos on the next page show that the situation in Muzaffarnagar is alarmingly bad. Thousands of displaced Muslims including large number of women & children are living in temporary camps under tents, in madarsas, in personal houses without any support by the Government.

On 15 Sept ZFI Team comprising VP(2) Mr Asrar Ahmad, Secretary(1) Mr Irfan Baig and Secretary(2) Mr Mumtaz Najmi visited many villages in Muzaffarnagar. In village Malakpur about 1,000 tents are pitched, with 5-10 persons in each tent. They are sleeping on soil. Women didn't have privacy till today, hence ZFI bought and supplied 400 kilo tent material for vertically enclosing each tent. They need 500 durries / chataaees. Pregnant ladies need help. In Isapur & Khurgaan villages 1350 persons are living in tents.. There is no drinking water available. ZFI has organized handpump & borewell for Rs 17,000/-. There was no arrangement for Namaz-e-ba-jama'at. Chataaee, lota, musalla have been provided. In a village near Kandla, the ZFI Team met a 13 year girl and her two younger brothers 7,8 years. Their parents are missing. A local elderly philanthropist hypothecated his meager family gold and is taking care of these children plus 37 other refugees: all in his house. ZFI has offered to shelter these and similar other riot affected children in its Happy Homes in Delhi. Lessar, Kutba, Kutbi, Fugna villages were scenes of mass killings. Gandaasaas (resembling large axe) and araas (saw) were provided in big boras (bags) to the majority community villagers a few hours before the brutal killings. Acid was thrown on the cattle owned by Muslims.

UP Government has clearly failed to protect the lives, liberty and properties of the citizens. The Supreme Court has ordered three days ago that both central & state governments must ensure peace, safety and fundamental right of the citizens in Muzaffarnagar. Surely, the central government's writ is not running through the UP Government. Supreme Court orders have not been implemented.

Article 355 of the Constitution says that it shall be the duty of the Union to protect every State against internal disturbance and to ensure that the Governmenr of every State is carried on in accordance with the provisions of the Constitution Article 365 says that where any state has failed to comply with, or to give effect to, any directions given in the exercise of the executive power of the Union under any of the provisions of this Constitution, it shall be lawful for the President to hold that "a situation has arisen in which the Government of the State cannot be carried on in accordance with the provisions of this Constitution". Article 356 can be invoked with or without a report from the Governor. The President should be satisfied that a situation has arisen in which the Government of the State cannot be carried on in accordance with the provisions of this Constitution. Hence, Muslims demand immediate imposition of President's Rule in UP. Muzaffarnagar's erstwhile SP has been suspended by the UP Govt on 15 Sept. it clearly shows that Muzaffarnagar Police also failed in its constitutional duty. Hence, Muslims demand army protection of the affected areas and transit camps. Govt should provide drinking water, shelter with sufficient toilet facilities, food, medical care, medicines, etc. One Officer should be in charge of every group of 1,000 refugees. Felicitate Muslim individuals & NGOs should be involved in the relief & rehabilitation work in every village.

UPA's last window of opportunity

We, the Indian Muslims, are extremely unhappy with the philosophy and agenda of the Sangh Parivar and hence will surely not vote for the BJP in the upcoming elections. However, this does not lead to the presumption that we will vote, a third time, for the UPA.

In 2004 the UPA came to power with massive Muslim support. It appointed Sachar Committee and Mishra Commission which submitted their reports which were accepted by the UPA Government. Muslims were happy and they again supported the UPA in 2009. Problems of the Muslims have been documented in the two reports and their solutions have been identified after detailed discussion in and out of the government. But, during the last four years the UPA has been ignoring the implementation of major recommendations given in Sachar and Mishra Reports despite systematic and frequent reminders given by the community and its well wishers through media, conferences, presentations, memoranda and meetings with ministers. Now the UPA has its last window of opportunity, July to December 2013, to pick up the threads, issue orders, give these in the hands of Muslims and their well-wishers and get these implemented at the ground level through intense follow up.

For UPA's ready recapitulation following are the actions that it must take right now. Each of these works has been pending for several years. After every item, in brackets, the ministry which has to take the action is mentioned. Muslims will take into account the UPA's commissions & omissions at the hustings.

1. Create time-bound fast-track courts to try terror allegations. (Ministry of Law)

2. Provide compensation of Rs 50 lakh to each person who is judicially acquitted of terror allegations. Such amount elsewhere in the civilized world is much higher. (Home Ministry)

3.(a) Make 'Scheduled Caste' definition religion-neutral. Amend 1950 Order through a simple parliamentary resolution. (Ministry of Law)

3.(b) De-reserve constituencies with substantial Muslim population. Immediately appoint the next Delimitation Commission with clear time-bound mandate to remove these anomalies. (Sachar Committee: Ministry of Law)

4. Evolve procedure to nominate Muslims in public positions of power. Mind you, post-Sachar, Muslim representation in government has come further down. (Sachar Committee Report: Cabinet Secretariat & Ministry of Minority Affairs)

5. Earmark 67% for Muslims out of the Reservation to be made for all minorities, as Muslims constitute 73% of all minorities.
(Mishra Commission: Ministry of Law)

6. Create Special Component Plan in the Budget for Muslims for skill development programs and other economic opportunities.
('Promises to Keep' by Harsh Mandar & others: Planning Commission & Ministry of Finance)

7. For the PM's 15 Point Program for Minorities, enhance the outlay to 19% of total plan allocation.
('Promises to Keep' by Harsh Mandar & others: Planning Commission & Ministry of Finance)

8. Make the village (in rural area) and ward (in urban area) [and not the district or block] as units of planning for infrastructure schemes (including MSDP - Multi-sectoral Development Plan) and their implementation. ('Promises to Keep' by Harsh Mandar & others: Planning Commission & Ministry of Finance)

9. For special recruitment of 1400 additional IPS officers, scrap the Limited Competitive Examination (LCE) as it pre-empts Muslim intake.
(Ministries of Personnel & Home)

10. Establish Indian Waqf Service on the pattern of several states where senior officers are directly recruited, by state law, to manage Hindu temples & endowments.
(Sachar Committee Report: Ministries of Personnel & Minority Affairs)

11.(a) The vital Sachar & JPC recommendations left out from the Waqf Act 2013 should still be adopted through amendment in Waqf Rules and issue of departmental instructions.

11.(b) Act on the then PM Indira Gandhi's letter no. 71-PMO/76 dated March 26,1976 addressed to the chief ministers - reproduced in Sachar Committee Report on page 223. Vacate Waqf properties occupied by UPA Governments in the centre and states and restore these to the state waqf boards.
(Sachar Committee Report & JPC on Waqfs: PMO, Ministry of Minority Affairs, UPA chief ministers)

12. Publicize Madarsa Scheme (SPQEM) in Urdu & other languages. Rs 50 lakh granted every year for such publicity has not been utilized. (HRD Ministry)

13. Establish equivalence between

Vol. 4 July - Setember 2013 Issue 3

Allah Helps Those Who Help His Cause

Zakat India

Periodical Bulletin of Zakat Foundation of India

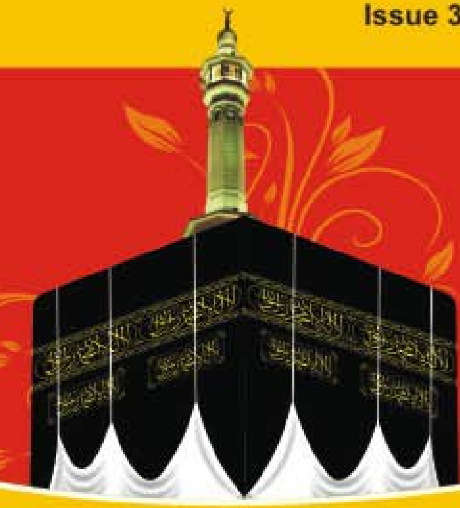

Waqf Act 2013

Vital Sachar & JPC Recommendations need to be incorporated in Waqf Rules & Departmental Instructions

1. Sachar Committee had said that any new Waqf property should now be leased on current Fair Market Rate (FMR). This has not been done in the Waqf Act 2013.

The current FMR of any Waqf property is usually more than the Rent at which Waqf properties are usually leased out at least by 50 times. The next amendment in the Waqf Act will occur not earlier than 2030 (History shows that - 1954, 1995, 2013). During this period (2013-2030), Muslims would have lost at least 500 billion Rupees by way of under-charged lease rent of Waqf properties.

2. Through its self-initiated amendment, the Government has introduced unnecessary centralization of the power to lease out Waqf properties. Through a new amendment now it is necessary that every lease decision should first be sent to the Govt Department controlling the Waqf Board. The Department has been given 45 days to make up its mind. Only after the Govt decides not to intervene then the lease order can be issued. This totally uncalled for new power of the Govt (curtailing the powers of the Waqf Board) will give rise to large scale red-tapism, avoidable delays, and even possibility of corruption as the lease applicants will now run to the Govt Dept seeking undue favours. There is no advantage of the Waqf properties or of Muslims coming out of this new amendment. Now, that the new Act has been passed, the central Ministry of Minority of Affairs should undo the forthcoming damage through issue of departmental instruction delegating the Govt's newly acquired powers to the Waqf Boards.

3. Because of the amended Act, now the CEO of every Stae Waqf Board will be of the minimum rank of Deputy Secretary to the Govt of the State. Also, the Central Waqf Council has now been given powers to look into the administrative & financial management of the state waqf boards. But, no minimum official level has been prescribed for the Secretary of the CWC. This is a big anomaly and will give rise to avoidable mismanagement. That's why Sachar Committee had said that the Secretary of CWC should be of minimum level of Joint Secretary to the Govt of India which is a position higher to the Deputy Secretary of the State Government. That would have ensured smooth flow and implementation of the new Act. Now that the new Act has been passed, the central Ministry of Minority Affairs should issue departmental instruction saying that the Secretary of the CWC shall be of official rank not below Joint Secretary to Govt of India. Such change should immediately be effected by the ministry.

4. Another unnecessary self-initiated amendment brought in by the Govt is that, for any waqf property, if the line of hereditary succession for appointment of Mutawalli breaks, the property shall still be used for the welfare of the community. Here the word 'community' should have been qualified as the Muslim community of India. Otherwise, this can be subjected to unnecessary litigation. For this purpose too, a clarificatory departmental instruction needs to be issued.

5. For getting the unauthorized occupation of Waqf properties vacated, JPC on Waqfs had strongly recommended that magisterial powers should be given to the CEO of the state waqf board. This has not been done. Instead, the process has been made more difficult by providing that the permission of the Waqf Tribunal shall have to be obtained before any action can be taken. This will lead to avoidable litigation and delays. This provision needs to be deleted immediately through another amendment in the Waqf Act. Instead, magisterial powers should be given to the CEO, as recommended by the JPC on Waqfs.